میاں فضل حق... ایک تاریخ ساز شخصیت

تحریر ـــــــ محمد یٰسین ظفر
پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد

"وان لیس للانسان الا ماسعی!

دنیا میں ایسے افراد بہت کم ہوئے ہیں جنھوں نے اپنی ذہانت، قابلیت، محنت اور مسلسل جدوجہد کیساتھ اپنے آپکو منوایا ہو اور تاریخ ساز کردار ادا کیا ہو۔ ان معدودے چند افراد میں سے عہد حاضر کی طلسمی شخصیت جناب میاں فضل حق بھی ہیں۔ میاں فضل حق کی پوری زندگی کا احاطہ کرنے کیلئے ایک دفتر کی ضرورت ہے اور یقیناً یہ کام اپنے وقت پر ہو کر رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

لیکن ان کی شخصیت کے بعض پہلو ایسے ہیں جن کی وجہ سے مورخ انہیں تاریخ ساز شخصیت قرار دینے پر مجبور ہوگا۔

میاں صاحب مرحوم ایک ایسے خاندان کے چشم و چراغ تھے جن کی نیک شہرت ہر سو تھی۔ آپ کے بزرگ اعلیٰ روایات کے امین تھے جو خاندان غزنویہ سے نہ صرف متاثر تھے بلکہ ان کے قریبی حلقہ ارادت میں شمار کئے جاتے تھے اور غزنوی علماء کرام آپ کے خاندان کے ساتھ نہایت شفقت اور محبت کا اظہار بھی کرتے تھے۔ آپ کے خاندان میں کوئی بڑی علمی شخصیت تو نہ تھی لیکن اپنی دین سے والہانہ محبت اور علماء کرام سے عقیدت کی وجہ سے میاں صاحب کو یہ عظیم مرتبہ ملا۔

خاندانی وجاہت کی وجہ سے آپ نے جلالی طبیعت پائی۔ آپ نے شروع دن سے ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کی جو علم و عمل کے نمونہ تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم نمونہ سلف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ ویرو والوی محدث

امرتسری رحمتہ اللہ علیہ سے پائی جو اپنے زہد و تقویٰ' طہارت و پاکیزگی کی بدولت وقت حاضر میں ولی اللہ تھے اور علم و فضل کے اعتبار سے منفرد تھے۔

دین سے محبت اور عقیدت کا یہ عالم تھا کہ والد صاحب کی اجازت کے بغیر دہلی حصول علم کیلئے جانے کا عزم کیا لیکن اپنے چچا مرحوم رانا امان اللہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے امرتسر میں ہی تکمیل علم کا ارادہ کر لیا۔

ابتداء ہی سے تقاریر اور خطبہ دینے کا شوق تھا۔ میلوں پیدل سفر کرتے اور اسلام کی سچی دعوت دینے دیہاتوں میں تشریف لے جاتے۔ میاں صاحب نے زیادہ وقت زعیم اہلحدیث حضرت علامہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی مرحوم کے ساتھ گزارا آپ کی تعلیم و تربیت کا آپ پر بہت گہرا اثر تھا۔ وہ ہر وقت روحانیت کا درس دیتے اور دین کی خدمت کی تلقین کرتے رہے۔ دین کے ساتھ آپ کی گہری وابستگی کی وجہ سے آپ نے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے علماء اور کارکنوں کو کافی متاثر کیا۔ تجارت اور کاروباری مصروفیات کے باوجود آپ کافی وقت جماعت اور اسلام کی سربلندی کیلئے نکال لیتے۔ جس کی وجہ سے قائدین آپ کی قدر کرتے تھے۔ آپ نہ صرف وقت دیتے بلکہ ہر ممکن مالی اعانت بھی فرماتے تھے۔

آپ کی اسلامی تعلیمات کے ساتھ عقیدت' شوق' خدمت اور جذبہ جہاد کو مدنظر رکھتے ہوئے زعماء اہل حدیث نے آپ کو نہایت اہم ذمہ داریاں سپرد کیں۔ جن میں خاص طور پر مرکزی دانشگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی صدارت تھی۔ آپ نے تقریباً پینتیس برس اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہتے ہوئے پوری دیانتداری اور امانت داری سے اس ادارے کی اپنے خون پسینے سے آبیاری کی۔ آپ کی شب و روز کی محنت اور خصوصی توجہ سے آج یہ ادارہ عالمی شہرت حاصل کر چکا ہے اور چھ بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق معادلہ

ہو چکا ہے اور طلبہ اعلیٰ تعلیم کیلئے ان یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں۔ اس عظیم الشان مرکزی دارالعلوم کے فارغ التحصیل علماء کرام اکناف عالم میں اسلامی دعوت و تبلیغ میں مصروف کار ہیں۔ بہت سے علماء تحقیقی اور علمی کاموں میں دن رات محنت کر رہے ہیں اور بعض نہایت اہم عہدوں پر فائز اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں یہ سارا سلسلہ آپ کی کاوشوں کا بہترین ثمر ہے جو رہتی دنیا تک آپ کے لئے صدقہ جاریہ رہے گا۔ انشاء اللہ

جامعہ سلفیہ کی تعمیر و ترقی اور اس کے اعلیٰ معیار کے لئے آپ نے کیا کچھ نہیں کیا؟ اندرون اور بیرون ملک بے شمار سفر اختیار کئے۔ خصوصاً سعودی عرب کیلئے آپ سال میں دو تین سفر اختیار کرتے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مسائل کے ہمراہ جامعہ سلفیہ کے لئے بالخصوص مراعات حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ ایک ایسی شخصیت جو پیشے کے اعتبار سے تاجر ہے' اپنے کاروباری معاملات کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم کے فروغ کیلئے ایک عظیم ادارے کی سرپرستی کرنا اور اس کا پورا خیال رکھتے ہوئے ہر ممکن مدد کرنا میاں صاحب کا ایک عظیم کارنامہ ہے جامعہ سلفیہ کے ساتھ آپ کو خصوصی لگاؤ تھا۔ فیصل آباد تشریف لائیں اور جامعہ میں قدم رنجہ نہ فرمائیں ممکن نہ تھا۔ جامعہ کے مسائل میں بڑی دلچسپی لیتے اور ان کے حل کیلئے پوری توجہ صرف کرتے اپنے رفقاء کو بھی اکثر جامعہ کے بارے میں توجہ دلاتے اور اس کی ضروریات کا خیال کرنے کی تلقین کرتے۔ خاص کر جناب صوفی احمد دین وفقہ اللہ (اللہ انکی زندگی میں برکت عطا فرمائے) کو ہمیشہ اپنے ہمراہ جامعہ میں لاتے ان سے خصوصی مشورہ کرتے اور بہت سے معاملات کو حل کرنے کے لئے ان کے سپرد کرتے۔ آپ کو صوفی صاحب پر بہت اعتماد تھا مجھے بھی اکثر صوفی صاحب سے رہنمائی لینے کی ہدایت کرتے۔

آپ نے ربع صدی سے زیادہ جامعہ کی خدمت کی اور اسے شہرت کی بلندیوں تک پہنچایا اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کا یہ قابل فخر ادارہ آپ کی جدوجہد، محنتوں اور کاوشوں کا مرہون منت ہے۔ تاریخ میں اس کا ذکر ہمیشہ سنہری حروف میں کیا جائے گا۔

میاں صاحب کے تاریخی کردار کا تذکرہ تو مورخ کرے گا لیکن ان کی دین سے محبت اور اسکی صحیح آواز کو عام لوگوں تک پہنچانے کیلئے ان کا شوق اس قدر زیادہ تھا کہ آپ نے پاکستان کی شمالی علاقوں خاص کر علاقہ گلیات کا انتخاب کیا۔

آپ نے مجاہدین کی سرزمین بالا کوٹ میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی۔ یہ مسجد تعمیر کے اعتبار سے منفرد ہے۔ آپ نے نہ صرف اس کی تعمیر میں دلچسپی لی بلکہ اکثر و بیشتر علماء کرام کو ہمراہ لے کر وہاں جاتے اور اس میں خطبہ جمعہ کے علاوہ تبلیغی اور اصلاحی پروگرام کرتے۔ یہ سلسلہ قیام پاکستان سے لے کر آخر دم تک جاری رہا۔ اس مسجد میں مولانا محمد صدیق خطیب مقرر ہوئے۔ ان سے بھی آپ کو بڑی محبت تھی۔ اکثر ان کا اچھے الفاظ میں تذکرہ کرتے۔ مسجد میں باقاعدہ خطبہ جمعہ کے علاوہ ایک مدرسہ اسلامیہ کی بنیاد بھی رکھی۔ اور پرائمری کی سطح تک تعلیم کا اہتمام کیا اور ساتھ ساتھ شعبہ حفظ القرآن کا بھی اجراء کیا۔

آپ نے علاقہ گلیات کالا باغ سے ایوبیہ تک بے شمار مسجدیں تعمیر کروائیں جن میں خاص طور پر توحید آباد کی جامع مسجد اور ایوبیہ میں قائم ہونے والی جامع مسجد قابل ذکر ہیں۔ آپ موسم گرما کے دو ماہ ایوبیہ میں قیام کرتے لیکن یہ قیام محض تفریح کے نہ ہوتا بلکہ وہاں بھی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھتے۔ گذشتہ سال تو باقاعدہ جامعہ سلفیہ کی آخری کلاس اور اساتذہ کرام کو

ایک ماہ کیلئے توحید آباد میں ٹھہرایا جہاں تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رہا اور فارغ اوقات میں طلبہ اور اساتذہ دعوت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی کاوشوں سے توحید کی آواز اور اطاعت رسول ﷺ کا جذبہ ان پسماندہ علاقوں میں بھی پیدا ہوا۔

آپ کے تاریخی کارناموں میں وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کا قیام، جامعہ سلفیہ اسلام آباد کے لئے زمین کا حصول اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی دفتر کے لئے ۱۰۶ راوی روڈ پر زمین کی خرید بھی شامل ہے۔

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے قیام سے لے کر مدارس کے سالانہ امتحانات کے انعقاد تک آپ نے بڑی محنت سے کام کیا۔ مدارس کے مہتمم حضرات سے فرداً فرداً ملاقاتیں کیں۔ حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی اور حضرت حافظ عزیز الرحمٰن لکھوی مرحوم آپ کے شانہ بشانہ تھے۔ بڑی کوششوں سے وفاق کا پہلا امتحان ۱۹۷۸ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ آپ وفاق المدارس کے بھی ناظم اعلیٰ رہے اور آخر دم تک یہ فریضہ بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ دنیا بھر میں اہل حدیث مدارس کو وفاق المدارس السلفیہ کے نام سے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرایا جائے۔ وحدت نصاب کے ساتھ ایک نظام کے تحت یہ ادارے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جدوجہد کریں۔ یہ بلند پایہ سوچ آپ کی وسعت قلبی اور اعلیٰ خیالات کا منہ بولتا ثبوت ہے اور جب بھی یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچے گا تاریخ آپ کے شاندار کردار کو خراج تحسین ضرور پیش کرے گی۔

آپ ہمیشہ ایسے کام کرنے کے متمنی تھے جو معیار کے اعتبار سے اعلیٰ اور ارفع ہو اور اس کے اثرات پوری نسل انسانی پر نمایاں نظر آئیں۔ ہر کام میں

خیر کا پہلو مد نظر رکھتے۔ اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کا پورا خیال کرتے۔ آپ ایک اسلامی یونیورسٹی کے قیام کا خواب دیکھا کرتے اور اس کا اظہار اکثر اپنے رفقاء خصوصاً چودھری محمد یعقوب مرحوم، حضرت مولانا سید حبیب الرحمٰن بخاری وفقہ اللہ سے کیا کرتے تھے۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں آپ مجلس شوریٰ کے ممبر نامزد ہوئے تو آپ نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور جنرل ضیاء الحق مرحوم سے اسلام آباد میں یونیورسٹی کے قیام کی خواہش کا اظہار کیا اور زمین طلب کی۔ انہوں نے میاں فضل حق مرحوم کی لگن اور ان کے پرخلوص جذبے کو مد نظر رکھتے ہوئے فوری طور پر سیکٹر H-8 اسلام آباد میں زمین الاٹ کردی۔ اس طرح اس یونیورسٹی کے قیام کے لئے پہلا اور اہم مرحلہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ آپ نے یہ زمین مرکزی جمعیت اہلحدیث راولپنڈی کے سپرد کی تاکہ وہ اپنی نگرانی میں اس یونیورسٹی کی تعمیر میں کام کا آغاز کرسکیں۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور ہمیں پوری امید ہے کہ میاں صاحب کی خواہش کی تکمیل کیلئے مولانا سید حبیب الرحمٰن بخاری کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے اور جلد از جلد اس کی تعمیر مکمل کر کے اس کو یونیورسٹی کا درجہ دیں گے۔ یہ عظیم کام میاں صاحب کے صدقہ جاریہ میں شامل ہوگا۔ ان شاء اللہ

میاں فضل حق مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ بھی رہے۔ اس اہم منصب پر آپ کو اراکین مجلس شوریٰ نے کثرت رائے سے کئی مرتبہ منتخب کیا اور آخری مرتبہ آپ بلامقابلہ منتخب ہوئے۔ آپ کی نظامت میں کئی تاریخ ساز فیصلے بھی ہوئے۔ جن کی پوری تفصیل یہاں ذکر کرنا ممکن نہیں۔ شروع میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کا دفتر ۷ ایبک روڈ میں کرایہ پر تھا لیکن آپ کی کوششوں سے ۱۰۶ راوی روڈ پر ایک قطعہ اراضی خریدا گیا۔ جس میں ایک پرانا بنگلہ بھی تھا۔ اس دفتر کی خرید میں نصف سے زیادہ رقم آپ نے اپنی گرہ سے

ڈالی اور اس عمارت میں مرکزی دفتر قائم کر دیا گیا۔

حال ہی میں آپ نے اپنی نگرانی میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی جو اپنی تعمیر اور ڈیزائن کے اعتبار سے منفرد ہے۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ جلد از جلد مرکزی دفتر کی جدید عمارت کی تعمیر کے کام کا آغاز ہو سکے۔ اس ضمن میں آپ نے بڑی محنت کی۔ مرکزی جمعیت کی اہم شخصیات' کارکنوں اور رفقاء کو ترغیب دیتے کہ وہ اس کی تعمیر میں حصہ لیں۔ خود آپ نے اپنی گرہ خاص سے مبلغ پندرہ لاکھ روپیہ عطیہ دیا اور اب عنقریب اس کا سنگ بنیاد رکھنے والے تھے۔

میاں فضل حق بنیادی طور پر اسلام پسند اور دین سے محبت کرنے والوں کو بے حد پسند کیا کرتے تھے۔ آپ نے پاکستان کی سیاست میں بھی بڑا فعال کردار ادا کیا۔ ہمیشہ ایسی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جو پاکستان میں نفاذ اسلام کے لئے چلائی گئی۔ آپ نے تحریک ختم نبوت' بنگلہ دیش نامنظور اور تحریک نظام مصطفیٰ میں مرکزی کردار ادا کیا اور ہمیشہ حق کا ساتھ دیا۔

بے نظیر کی پہلی حکومت کے خلاف بھی آپ نے تحریک چلائی اور ملک بھر میں بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کیں۔ پاکستان کی سلامتی کیلئے آپ نے سیاسی طور پر مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ گذشتہ انتخابات میں بھی آپ نے کھل کر میاں نواز شریف کی حمایت کی اور پوری مرکزی جمعیت اہلحدیث نے آپ کے فیصلے کو بے حد سراہا۔ آپ کی کوشش سے ہی پہلی مرتبہ مرکزی جمعیت کی اہم شخصیات اسمبلی کے ممبر اور سینیٹر منتخب ہوئے۔ اب بھی آپ ملی یکجہتی کونسل کے بنیادی رکن تھے اور پاکستان میں فرقہ واریت کے خلاف نہایت مثبت کام کیا۔ آپ کبھی بھی بین الاقوامی سیاست سے غافل نہ رہے۔ خصوصاً عالم اسلام میں رونما ہونے والے واقعات پر کڑی نظر رکھتے اور فوراً اس کا نوٹس لیتے مسلمانوں پر ہونے

والے مظالم کی ہمیشہ مذمت کرتے اور انکی حمایت میں کھل کر بیان دیتے تھے اور ہر ممکن طریقے سے انکی مدد کرتے۔ آپ نے افغانستان میں روسی مداخلت پر شدید رد عمل کا اظہار کیا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے بھرپور تعاون کی اپیل کی۔ جس کے نتیجے میں بیسیوں مرتبہ مختلف اجناس' ضروریات زندگی' لباس اور ادویات کے ٹرک افغانستان روانہ کئے اور اس کے ساتھ نقد رقوم بھی افغان مجاہدین کی خدمت میں پیش کیں۔ ایران عراق جنگ میں بھی آپ نے تمام سربراہوں کے نام خطوط لکھے اور اس میں اپیل کی گئی کہ وہ فوری طور پر یہ جنگ بند کرا دیں۔

کویت پر عراقی جارحیت اور غاصبانہ قبضہ کے خلاف پاکستان میں سب سے پہلے آپ نے حق کی آواز بلند کی۔ جبکہ تمام پاکستانی' عراقی حکومت اور ظالم صدام کی حمایت کر رہے تھے۔ آپ نے کھل کر کویت اور سعودیہ کی حمایت کی بلکہ لاہور میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد موچی دروازے میں کیا گیا۔ جس میں لاکھوں افراد شریک ہوئے۔ اس کانفرنس نے پاکستان کے بارے میں عرب دنیا کے خیالات کو ایک دم تبدیل کر دیا۔ یہاں روزانہ ہزاروں جلوس صدام حسین کی حمایت میں نکل رہے تھے اور سعودیہ میں بسنے والے پاکستانی جانتے ہیں کہ اس وقت سعودی عوام کے جذبات پاکستانیوں کے بارے میں کس قدر خطرناک تھے لیکن جونہی یہ کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی اور اس کا ویڈیو سعودی ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا تو سعودی عوام کے جذبات نیک خواہشات میں تبدیل ہوگئے۔ اس کانفرنس کے فوراً بعد راقم نے جناب میاں فضل حق مرحوم اور حضرت الامیر جناب پروفیسر ساجد میر کے ہمراہ سعودی عرب کا دورہ کیا' تو ایئرپورٹ سے لے کر جہاں بھی گئے لوگوں نے والہانہ استقبال کیا اور نہایت ہی خیر سگالی جذبات کا اظہار کیا بلکہ اکثر پاکستانیوں نے حضرت میاں صاحب کا تہہ دل

سے شکریہ ادا کیا کہ ان کی اس کانفرنس نے یہاں ہماری عزت میں اضافہ کیا۔ کشمیر کے مسئلہ پر آپ کے خیالات اور جذبات کسی سے پوشیدہ نہیں تھے۔ آپ جہاں تشریف لے جاتے کشمیر کے بارے میں ضرور تفصیل سے بات کرتے اور لوگوں کو توجہ دلاتے کہ وہ کشمیری مظلوم بھائیوں کی مدد کریں اور ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ آپ نے بیسیوں مرتبہ بنفس نفیس مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ کیا اور ان کی خدمت میں آٹا، دالیں، گھی، چینی، ملبوسات کے تحائف پیش کئے اسی طرح مجاہدین کے لئے لاکھوں روپے کے عطیات فراہم کئے۔

آپ کی خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ نے کبھی علیحدہ سے اپنا کیمپ قائم نہ کیا بلکہ پہلے سے موجود صحیح لوگوں کے ساتھ اشتراک کرتے ہوئے جہاد میں بھرپور حصہ لیتے۔ جیسا کہ افغان جہاد میں آپ نے کھل کر الشیخ جمیل الرحمٰن شہید کی مدد کی اور ہر سطح پر مکمل تعاون کیا۔ جبکہ کشمیر محاذ پر آپ نے جناب تنویر الاسلام کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

اپنی وفات سے قبل آپ نے جو اہم کام سرانجام دیئے ان میں جہاد کشمیر کے بارے میں فنڈ کی فراہمی سرفہرست ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے مدارس اور جامعات کے ناظمین اور شیوخ الحدیث کی اہم میٹنگ ۱۳ جنوری بروز ہفتہ ۱۱ بجے دن ۱۰۶ راوی روڈ بلا رکھی تھی۔ بہت سے علماء کرام اجلاس کے لئے تشریف لا چکے تھے۔ لاہور آکر انہیں معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب نے صحیح موقع پر انہیں یاد کیا ہے۔ انہیں دعوت دے کر خود اپنے خالق حقیقی کے پاس تشریف لے گئے۔

یقیناً آپ کی رحلت سے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور جامعہ سلفیہ ایک بہترین مدبر، مثالی منتظم اور عظیم محسن سے ہمیشہ کیلئے محروم ہوگیا۔ دینی مدارس اور خیراتی کاموں کے لئے آپ کی شفقت اور عنایات سے کون آگاہ

نہیں ہے۔ آپ کی اچانک وفات سے تاریخ کا ایک باب ختم ہوگیا ہے۔ ایسی نابغہ روزگار ہستیاں روز روز جنم نہیں لیتیں۔ آپ کی جدائی سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد خاص طور پر متاثر ہوا ہے۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ خاص طور پر میاں طارق صاحب اور میاں نعیم الرحمٰن کو آپ کا صحیح جانشین بنائے جو آپ کے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

بقیہ تمباکو نوشی

اور مسلمانوں کاباہم ایک دوسرے کی خیر خواہی کرناپایا جاتاہے۔"

اور اللجنة الدائمة للبحوث العلميه والافتاء کی طرف سے بھی اسی مفہوم کا فتویٰ صادر ہو چکا ہے۔ (مجلہ الدعوۃ الریاض شمارہ ۹۸۲ بابت ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

بمطابق ۱۱ مارچ ۱۹۸۵ء)

بقیہ رمضان

من احدث فی امرنا هذا ماليس منه فهو رد (متفق علیہ)

اب ہمیں قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ کے ان واضح فرمودات کی روشنی میں یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہمیں مقلد نہیں محقق بن کر محمد عربی ؐ کی شریعت پر عمل کرنا چاہیے حنفی کی بجائے محمدی بن جائیں اسی میں کامیابی ہے

اور پھر دین اسلام پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین